ٹیری فوکس (بلند حوصلے اور جواں ہمت کی بے مثال داستان)

ماں میں پورے کینیڈا کو دوڑ کر عبور کروں گا چاہے اس کوشش میں جان کی بازی ہی کیوں نہ ہار جاؤں۔ یہ الفاظ ہیں اس بلند حوصلہ اور جواں ہمت نوجوان کے جس نے اپنی معذوری کو مجبوری نہیں بنایا بلکہ اپنے آہنی عزم سے کینیڈا کے گلی کوچوں میں دوڑ کر نئی تاریخ رقم کی۔

عزم وہمت کا استعارہ قرار دیئے جانے والے اس نوجوان کو دنیا ''ٹیری فوکس'' کے نام سے جانتی ہے جو کینیڈا میں 28 جولائی 1958 کو پیدا ہوا۔ ٹیری کا بچپن بھی عام بچوں کی طرح شرارتوں اور شوخیوں سے بھرا تھا۔ تاہم اس کے اندر پائے جانے والی ایتھلیٹ کی بے چین روح اسے دوسرے بچوں سے ممتاز کرتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ سکول اور بعد ازاں کالج لیول پر بیس بال، باسکٹ بال اور فٹ بال کا ایک بہترین کھلاڑی تھا۔

جب وہ محض 18 سال تھا، اسے ہڈیوں کے کینسر نے گھیر لیا۔ چھ ماہ بعد اس کی ایک ٹانگ گھٹنے سے چھ انچ اوپر تک کاٹنا پڑی تا کہ مرض جسم کے باقی حصوں تک نہ پہنچے۔ اس کے بعد تقریباً 18 ماہ تک ٹیری کو کیموتھراپی کے تکلیف دہ عمل سے گزرنا پڑا۔ علاج کے دوران ٹیری کا واسطہ کینسر سے متاثرہ سینکڑوں مریضوں سے پڑا جن میں اکثریت بچوں کی تھی۔ اس دوران ٹیری نے مشاہدہ کیا کہ اگر کینسر کے شعبہ میں ریسرچ کا دائرہ کار بڑھایا جائے تو اس موذی مرض سے مقابلہ کرنے میں آسانی رہے گی۔ یہی وہ وقت تھا جب ٹیری نے معذوری کے باوجود پورے کینیڈا میں دوڑنے کا فیصلہ کیا جس کا مقصد کینسر سے متعلق آگاہی اور ریسرچ کی مد میں فنڈ ریزنگ تھا۔ اس نے اپنی اس دوڑ کو "Marathon of Hope" کا نام دیا۔ ابتداء میں ٹیری کی فیملی، دوستوں اور معالجین نے اس کے منصوبے کی مخالفت کی۔ تاہم ٹیری یہ جانتے ہوئے بھی کہ مصنوعی ٹانگ کی ناقابل برداشت درد اور تکلیف سارے سفر میں

اس کے ساتھ رہے گی۔ یومیہ بیالیس کلومیٹر فاصلہ کے ساتھ (انٹرنیشنل میراتھن کا معیاری فاصلہ) کل آٹھ ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ ٹیری نے اپنی مہم کا آغاز اپریل 1980 میں، نیو فاؤنڈ لینڈ صوبہ کے شہر سینٹ جان سے کیا۔ مہم کے آغاز میں لوگوں کی طرف سے ملنے والا ریسپانس انتہاء مایوس کن رہا۔ لیکن ٹیری نے ہمت نہ ہاری اور آہستہ آہستہ فنڈ ریزنگ مہم کامیابی کی طرف گامزن ہوگئی۔ ٹیری اپنے سفر کے دوران مصنوعی ٹانگ کے علاوہ، موسمی حالات، زبان، لوگوں کی طرف سے عدم دلچسپی جیسے مسائل بھی گزرا، جو اُسکی ہمت نہ توڑ سکے۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ لوگوں کی طرف سے ملنے والے ریسپانس سے ٹیری کے لئے اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکا ہے۔ مہم کے دوران ٹیری کی ملاقات کینیڈین وزیراعظم سے بھی ہوئی۔ مختلف ریاستوں کی طرف سے ملنے والا پروٹوکول اس کے علاوہ تھا۔ ٹیری کی چندہ مہم مقبولیت کا یہ عالم ہوگیا تھا کہ میڈیا کا کوئی دن ٹیری کی خبر سے خالی نہ جاتا تھا اور وہ ٹیری جسے ابتداء میں چند ڈالرز ہی مل پائے تھے اب وہ دن میں ہزاروں ڈالرز عطیات کے نام پر وصول کر رہا تھا۔

مسلسل دوڑنے کی وجہ سے اب ٹیری کی حالت خراب رہنے لگی تھی۔ لیکن لوگوں کے منع کرنے کے باوجود ٹیری نے اپنی میراتھن مہم جاری رکھی۔ یہ اگست کے آخری ہفتے کی بات تھی جب ٹیری کو سینے میں درد کی شکایت ہوئی۔ یکم ستمبر کو انٹاریو صوبے کے علاقے تھنڈر بے میں دوڑتے ہوئے ٹیری کو دمے کا شدید اٹیک ہوا۔ جس کے بعد اسے قریبی اسپتال لے جایا گیا۔ اگلے روز ایک پریس کانفرنس نے افسوسناک خبر سنائی کہ ٹیری کا کینسر پھیپھڑوں تک پھیل گیا ہے۔ جس کے سبب فی الحال وہ یہ مہم جاری نہیں رکھ پائے گا۔ ٹیری نے اپنی 143 روزہ مہم کے دوران روزانہ 42 کلومیٹر دوڑ کے ساتھ 5373 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔ جو کہ اس کے اعلان کردہ فاصلے کا تین چوتھائی بنتا ہے۔

ٹیری نے معذوری اور سخت مصائب کے باوجود کتنا فاصلہ طے کیا اس بات کا اندازہ آپ یوں لگا لیں کہ کراچی اور اسلام آباد کے درمیان تقریباً 1400 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ اپنی اس مہم کے دوران ٹیری نے سترہ لاکھ ڈالر وصول کیئے۔ ٹیری جانتا تھا کہ اس کی جمع کردہ رقم ہدف سے بہت کم ہے لیکن کینیڈین عوام نے اسے مایوس نہ کیا بلکہ اس کی بیماری کے اگلے ہی ہفتے مزید ایک کروڑ ڈالر کے عطیات جمع کر لئے گئے جس میں مختلف صوبائی حکومتوں نے بھی حصہ ڈالا۔ اپریل 1981 تک عطیات کی رقم دو کروڑ چالیس لاکھ ڈالر تک پہنچ گئی، یہی ہدف ٹیری کا خواب تھا۔ اس دوران ٹیری کا علاج جاری رہا۔ علالت کے دوران ٹیری کے مداحوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو گیا تھا جو اسے ڈاک کی صورت میں ہر روز ہزاروں کی تعداد میں نیک خواہشات کا پیغام بھیجتے تھے۔ ٹیری کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ کینیڈا کے کسی بھی کونے سے لکھے گئے خط پر اگر صرف ''ٹیری فوکس کینیڈا'' درج ہوتا تو وہ بنا کسی رکاوٹ کے ٹیری تک پہنچ جاتا تھا۔ انسانی تاریخ کا یہ عظیم کردار 28 جون 1981 کو موت کے ہاتھوں شکست کھا گیا۔ ٹیری کی وفات پر کینیڈین پرچم سرنگوں رہا۔ جب کہ کینیڈین وزیر اعظم نے ایوان سے خطاب کے دوران ٹیری کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ ''قوموں کی زندگی میں بہت کم ایسے مواقع آتے ہیں جب تمام قوم کسی ایک شخص کی بلند حوصلگی اور جواں ہمتی کے باعث اس کی زندگی میں بھی اور اس کی موت پر بھی ایک ہو جائیں۔ ٹیری فوکس ایک ایسا نوجوان تھا جس نے ہم سب کو انسانی جذبے اور ہمت کے ذریعے پریشانیوں پر فتح حاصل کرنے کا طریقہ سمجھا دیا''۔ ٹیری فوکس کینیڈا کا سب سے کم عمر شخص تھا جسے زندگی ہی میں کینیڈا کا سب سے بڑا شہری اعزاز ''آڈر آف کینیڈا'' عطا کیا گیا۔ اسی طرح برٹش کولمبیا کی صوبائی حکومت نے اسے ''آڈر آف ڈاگ وڈ'' سے نوازا۔ 1980 میں ٹیری کو ملک کا کھیلوں کا سب سے بڑا ایوارڈ ''لیو مارش ایوارڈ'' دیا گیا اور اس کا نام ''آل ٹائم گریٹ کینیڈین اتھلیٹس'' کی فہرست میں بھی

شامل کرلیا گیا۔اس کے علاوہ 27 جون 1981 کو کینیڈا کے محکمہ ڈاک نے روایت کے برعکس ٹیری فوکس کا یادگاری ٹکٹ جاری کیا واضح رہے محکمے کی روایت کے مطابق کینیڈا میں زندہ شخص کا یادگاری ٹکٹ جاری نہیں کیا جاتا، بلکہ انتقال کر جانے والے کسی بھی اہل شخص کا یادگاری ٹکٹ اس کے انتقال کے تقریباً دس سال بعد جاری کیا جاتا ہے۔ٹیری وہ واحد کینیڈین شہری ہے جس کی تصویر ایک ڈالر کے سکے پر ہے۔ ان اعزازات کے علاوہ اس وقت کینیڈا میں لگ بھگ 32 سڑکیں، ہائی ویز اور راستے ٹیری کے نام سے منسوب ہیں۔14 اسکولوں اور کئی لائبریریوں کے نام ٹیری کے نام پر رکھے گئے ہیں۔1986 میں اس اسکول کا نام جہاں سے ٹیری نے گریجویشن کیا تھا تبدیل کر کے ٹیری فوکس سیکنڈری اسکول رکھ دیا گیا۔ اسکولوں اور لائبریروں کے علاوہ ایک درجن سے زائد عمارتیں بھی ٹیری فوکس کے نام سے پہچانی جاتی ہیں، جس میں وینکور شہر میں واقع ''فوکس کینسر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ'' بھی شامل ہے۔کینیڈا کے طول وعرض میں ٹیری فوکس کے سات مجسمے بھی ہیں۔جن کے ساتھ ٹیری کی عزم وہمت کی داستان رقم ہے۔ ایک کھلاڑی ہونے کے باعث نو ''فٹ نس سینٹر'' اور جمنازیم بھی ٹیری کی یاددلاتے ہیں۔اس کے علاوہ برٹش کولمبیا کی صوبائی حکومت نے علاقے میں موجود ایک پہاڑی کا نام تبدیل کر کے ''ٹیری فوکس ماؤنٹین'' رکھا ہے اور اس کے ارد گرد کے علاقے کو بھی ''ٹیری فوکس پارک'' کا درجہ دیا ہے۔1999 میں کینیڈا کے ایک قومی سروے میں عوام نے ٹیری کو 'عظیم ترین ہیرو' کا درجہ دیا تھا۔ 2010 میں کینیڈا میں منعقد ہونے والے سرمائی اولمپک میں جن آٹھ افراد نے افتتاحی تقریب میں اولمپک پرچم لہرایا تھا ان میں سے ایک ٹیری فوکس کی والدہ بیٹی فوکس بھی تھیں۔ٹیری فوکس کی مصنوعی ٹانگ اور اس کے جوتے برٹش کولمبیا کے عجائب گھر میں محفوظ ہیں۔ٹیری کے انتقال کے دوسرا میراتھن دو مہینوں کے بعد 13 ستمبر 1981 میں ہوا جس میں تین لاکھ افراد نے حصہ لیا اور پینتیس لاکھ ڈالر کا چندہ

اکٹھا کیا گیا۔ چھے سال بعد ہی یہ ایک بین الاقوامی ایونٹ بن گیا جو دنیا کے ساٹھ ممالک میں ہر سال ستمبر میں منعقد کیا جاتا ہے ٹیری فوکس فاؤنڈیشن کے مطابق اب تک وہ کینسر کے علاج میں تحقیق کے لئے 750 ملین ڈالر سے زائد رقم فراہم کر چکے ہیں جس میں اہم کردار ''ٹیری فوکس رن'' ایونٹ کا ہے اس رقم کی معاونت سے کینسر کے علاج میں بیش بہا ترقی ہوئی ہے دنیا بھر میں ریس کا اہتمام عموماً کینیڈین سفارت خانے، ہائی کمیشن اور ٹیری فوکس فاؤنڈیشن کی نمائندہ تنظیمیں کرتی ہیں۔

اپنی صلاحیت کے اعتبار سے ٹیری فوکس ایک عام ایتھلیٹ تھا، عالمی معیار کے اعتبار سے درمیانہ درجے کا میراتھن بھاگنے والا. لیکن اس نے انسانی تاریخ میں موجود سب سے زیادہ مشکل میراتھن مکمل کی۔اسی ٹیری فوکس نے ہزاروں لوگوں کے مجمعے کیسامنےاپنی دوڑ کے دوران پر جوش اور بھرپور تقریریں کیں۔اکیلا بھاگنے والا ایتھلیٹ کہ جس نے بے رحم مرض سے گزر کر اور اپنے مقصدِ زندگی کو پا لینے کے بعد اپنی پوری قوم کے تصور وخیال پر حکمرانی کی اور ایک لازوال ہیرو بن گیا۔

ٹیری کی حیرت انگیز کامیابی کا راز یہ ہے کہ اُس کی زندگی کا مقصد اور اس مقصد کے حصول کی جانب اس کی لگن خود اس کی اپنی ذاتی مشکلوں اور پریشانیوں سے کہیں بڑھ کر تھی۔اگر ہم اس کہانی کو پوری طرح سمجھ سکیں تو شاید یہ ہمارے طرزِ احساس کو بھرپور انداز سے تبدیل کر دینے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ ہمیں یہ بات واضح طور پر بتاتی ہے کہ کتنی بے کار ہے وہ زندگی کہ جو صرف اور صرف اپنے لیے اور اپنی ضروریات کے لیے اور محض اپنی ذاتی خواہشوں کے لیے بسر کی جائے۔

تو ہماری زندگی کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟؟ اس سوال کا جواب بہت سادہ اور آسان ہے۔ بالکل وہی جو ٹیری فوکس کی زندگی کا تھا۔